



A Scholarly Analysis of Issues Related to Fasting and Their Educational Aspects in Tafsir Ma'alem Al-Irfan Fi Durus Al-Quran

تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں صوم سے متعلق مسائل اور ان میں تربیتی پہلوؤں کا علمی جائزہ

Mr. Riaz Ul Islam

Ph.D Scholar at Shaheed BB University, Sheringal, Dir Upper

riazather121@gmail.com

Dr. Zia Ur Rehman

Senior Faculty Member of Islamic Studies in Shaheed BB University Sheringal.

ziaktk@sbbu.edu.pk

ABSTRACT

This article presents a scholarly analysis of the issues related to fasting (Ṣawm) and its educational dimensions, as discussed in the Tafsīr Ma'ālim al-'Irfān fī Durūs al-Qur'ān. Fasting, one of the five pillars of Islam, is obligatory for every adult Muslim and serves as a means of developing taqwā (God-consciousness), patience, and self-accountability. The article examines the various rulings and spiritual dimensions of fasting with a particular focus on the moral and educational aspects emphasized in the tafsīr. These include the importance of sincere intention (niyyah), the significance of suḥūr and iftār, the prohibitions during fasting, the practice of i'tikāf (spiritual retreat), and the rulings on compensating missed fasts and paying kaffārah. Each of these elements is discussed not only in terms of jurisprudence but also in light of the character-building and ethical training they offer such as promoting sincerity, discipline, repentance, generosity, and awareness of divine presence. The study concludes that fasting is a comprehensive training process that enhances an individual's spiritual, moral, social, and physical well-being.

Keywords: Tafsīr Ma'ālim al-'Irfān fī Durūs al-Qur'ān, Fasting, Islam, patience, i'tikāf, suḥūr and iftār, kaffārah.

تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں صوم (روزے) سے متعلق مسائل اور ان کے تربیتی پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ صوم اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ روزے کا مقصد تقویٰ، صبر، اور خود احتسابی کی تربیت دینا ہے۔ یہاں ہم روزے کے مختلف مسائل اور ان کے تربیتی پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ پیش کریں گے۔

روزے کی اہمیت اور مقصد

روزے کی اہمیت اور مقصد قرآن کریم میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ روزے کا مقصد انسان کو اللہ کے قریب کرنا، تقویٰ پیدا کرنا، اور نفس کی تربیت کرنا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ¹ :

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔
تفسیر معالم العرفان:

روزہ کی فرضیت کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ روزہ صبر، استقامت اور خدا کی رضا کے لئے اپنی خواہشات کو قربان کرنے کا ایک
ذریعہ ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو بتاتی ہے کہ روزہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک پرانی سنت ہے جو گذشتہ امتوں پر بھی فرض کی گئی
تھی۔ اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ روزہ کی فرضیت اللہ تعالیٰ کا ایک عمومی حکم ہے جو تمام امتوں کے لئے ہے تاکہ وہ تقویٰ حاصل کر
سکیں۔

تفسیر معالم العرفان:

یہ آیت روزے کی فرضیت اور اس کے مقصد کو واضح کرتی ہے۔ روزے کا مقصد پرہیزگاری (تقویٰ) پیدا کرنا ہے۔
روزے کے مسائل

روزے کی قبولیت کے لئے نیت ضروری ہے۔ نیت دل سے ارادہ کرنا ہے کہ آپ اللہ کے لئے روزہ رکھ رہے ہیں۔
ترہیتی پہلو:

اخلاص: نیت کی تربیت ہمیں اخلاص کی طرف مائل کرتی ہے۔ یہ تربیت ہمیں اللہ کی رضا کے لئے خالص نیت کے ساتھ روزہ رکھنے
کی تلقین کرتی ہے۔

ارادہ: نیت کی تربیت ہمیں ارادے کی قوت اور عزم کو مضبوط کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

2. سحری اور افطاری

سحری اور افطاری روزے کے اہم حصے ہیں۔ سحری فجر سے پہلے کھانا اور افطاری مغرب کے وقت کھانا ہے۔

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ . . . فَاعْنُكُمْ فَلَا أَنْ
بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ
اتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ
فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ²

تفسیر معالم العرفان:

¹ القرآن، سورة البقرة (2:183)

² القرآن، سورة البقرة آیت 187

یہ آیت مسلمانوں کو رمضان کے دوران روزے کی رات میں اپنی بیویوں سے مباشرت کی اجازت دیتی ہے جو پہلے ممنوع تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فطری ضروریات اور ان کی کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اجازت کا حکم دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اعتکاف کے دوران مباشرت سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عبادت اور روحانیت میں خلل نہ پڑے۔

ترہیتی پہلو:

نظم و ضبط: سحری اور افطاری کی تربیت ہمیں نظم و ضبط پیدا کرنے اور وقت کی پابندی کی تلقین کرتی ہے۔
صحت: سحری اور افطاری کی تربیت ہمیں صحت مند خوراک کے اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

3. روزے کے دوران ممنوعات

روزے کے دوران کھانا، پینا، اور ازدواجی تعلقات ممنوع ہیں۔ ان چیزوں سے پرہیز کرنا روزے کی صحت کے لئے ضروری ہے۔

ترہیتی پہلو:

نفس کی تربیت: روزے کے دوران ممنوعات سے پرہیز کرنا نفس کی تربیت کرتا ہے اور انسان کو خود احتسابی کی تعلیم دیتا ہے۔
صبر: روزے کے دوران ممنوعات سے پرہیز کرنا صبر کی تربیت دیتا ہے اور انسان کو مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

4. اعتکاف

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اعتکاف کا مقصد اللہ کی عبادت میں خشوع و خضوع پیدا کرنا اور دنیاوی مشاغل سے دور رہنا ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَا ۖ آیت 187:

ترجمہ: اور تم مساجد میں اعتکاف کرتے ہوئے ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

تفسیر معالم العرفان:

اس کے ساتھ ساتھ اعتکاف کے دوران مباشرت سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عبادت اور روحانیت میں خلل نہ پڑے۔

ترہیتی پہلو:

عبادت میں خشوع: اعتکاف کی تربیت ہمیں عبادت میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔
دنیاوی مشاغل سے دوری: اعتکاف کی تربیت ہمیں دنیاوی مشاغل سے دور رہنے اور اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

5. قضا اور کفارہ

اگر کوئی شخص روزہ چھوڑ دے یا توڑ دے تو اس کی قضا اور کفارہ لازم ہے۔ قضا کا مطلب ہے روزہ کی قضا کرنا اور کفارہ کا مطلب ہے ایک روزے کے بدلے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَرَآ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ آيَت 184:

تفسیر معالم العرفان:

یہ آیت مسلمانوں کو روزوں کی مدت اور ان کی شرائط کے بارے میں آگاہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مریضوں اور مسافروں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ روزے قضا کریں جبکہ وہ صحتیاب یا واپس آجائیں۔ اس کے علاوہ، جو لوگ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتے ہیں مگر کسی وجہ سے نہیں رکھ سکتے، ان کے لیے فدیہ کی صورت میں ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ اس آیت کا مقصد مسلمانوں کو بتانا ہے کہ روزے رکھنا ان کے لیے بہتر ہے تاکہ وہ تقویٰ حاصل کر سکیں اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔

ترہیتی پہلو:

توبہ: قضا اور کفارہ کی تربیت ہمیں اپنی غلطیوں پر توبہ کرنے اور اللہ سے معافی مانگنے کی تعلیم دیتی ہے۔ مسکینوں کی مدد: کفارہ کی تربیت ہمیں مسکینوں کی مدد کرنے اور ان کے لئے فدیہ دینے کی تلقین کرتی ہے۔

روزے کے تربیتی پہلو

1. تقویٰ

روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے اللہ کے خوف اور اس کی رضا کی طلب میں زندگی گزارنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (2:183):

تفسیر معالم العرفان:

روزہ کی فرضیت کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ روزہ صبر، استقامت اور خدا کی رضا کے لئے اپنی خواہشات کو قربان کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو بتاتی ہے کہ روزہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک پرانی سنت ہے جو گزشتہ امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی۔ اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ روزہ کی فرضیت اللہ تعالیٰ کا ایک عمومی حکم ہے جو تمام امتوں کے لئے ہے تاکہ وہ تقویٰ حاصل کر سکیں۔

ترہیتی پہلو:

اللہ کا خوف: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کا خوف پیدا کرنے اور اس کی رضا کی طلب میں زندگی گزارنے کی تلقین کرتی ہے۔
پیار و محبت: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کی محبت اور اس کے قریب ہونے کی تعلیم دیتی ہے۔

2. صبر

روزے کی تربیت ہمیں صبر کی طرف مائل کرتی ہے۔ صبر کا مطلب ہے مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنا اور اللہ کی مدد پر بھروسہ کرنا۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِ... حِسَابٍ³
تفسیر معالم العرفان:

یہ آیت اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں کے لئے خوشخبری اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اس دنیا میں نیک کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے جو ان کی توقعات سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ یہ آیت ہمیں صبر کی اہمیت بھی بتاتی ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اللہ کی رحمت اور اس کی زمین بہت وسیع ہے، جہاں ہم اپنی مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔

تربیتی پہلو:

مشکلات کا صبر: روزے کی تربیت ہمیں مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔
اللہ کی مدد: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کی مدد پر بھروسہ کرنے اور اس کی مدد کو طلب کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

3. خود احتسابی

روزے کی تربیت ہمیں خود احتسابی کی طرف مائل کرتی ہے۔ خود احتسابی کا مطلب ہے اپنے اعمال کا جائزہ لینا اور اپنی غلطیوں کو درست کرنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ⁴
تفسیر معالم العرفان:

اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ ہر مومن کو اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کر رہا ہے۔ یہ آیت انسان کو اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی تیاری سب سے اہم ہے۔

³ معالم العرفان، جلد نمبر 7، آیت 10

⁴ القرآن، سورۃ الحشر (18: 59):

یہ آیت انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور تقویٰ اختیار کرے تاکہ اللہ کی رضا حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کے خوف کو سامنے رکھے اور اس کے احکامات کی پیروی کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے"، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی زندگی میں اعمال صالحہ اور نیک نیتی کو اپنانا چاہیے۔
تربیتی پہلو:

اعمال کا جائزہ: روزے کی تربیت ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔
توبہ: روزے کی تربیت ہمیں اپنی غلطیوں پر توبہ کرنے اور اللہ سے معافی مانگنے کی تلقین کرتی ہے۔

4. نظم و ضبط

روزے کی پابندی وقت پر کرنا اہم تربیتی پہلو ہے۔ نظم و ضبط سے روزے کی اہمیت اور پابندی پیدا ہوتی ہے۔
فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْفُوتًا آیت 103:
تفسیر معالم العرفان:

یہ آیت نماز کی اہمیت اور اس کے وقت کی پابندی کو بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ ہم نماز کے بعد بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہیں اور اس کا ذکر ہر حالت میں کریں۔ یہ آیت مومنوں کو یاد دلاتی ہے کہ نماز ایک مقررہ وقت پر فرض ہے اور ہمیں اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ ہماری روحانی حالت کو مضبوط کرتی ہے۔

تربیتی پہلو:

نظم و ضبط: روزے کی تربیت ہمیں نظم و ضبط پیدا کرنے اور وقت کی اہمیت کو سمجھنے کی تلقین کرتی ہے۔
پابندی: روزے کی تربیت ہمیں روزے کی اہمیت اور اس کی ادائیگی میں پابندی پیدا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

5. سخاوت (جاری)

روزے کی تربیت ہمیں سخاوت کی طرف مائل کرتی ہے۔ سخاوت کا مطلب ہے دوسروں کے ساتھ احسان کرنا اور ان کی مدد کرنا۔
لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ . . . وَالسَّائِلِينَ فِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي

الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ آیت 177:

یہ آیت روزہ کے فلسفے اور روحانی و اخلاقی تربیت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ روزہ صرف بھوک اور پیاس سے بچنے کا نام نہیں بلکہ اس میں کئی تربیتی پہلو بھی شامل ہیں:

1. تقویٰ کا حصول: روزہ کا بنیادی مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشات کو قربان کرنے کا موقع ملتا ہے۔

2. صبر اور استقامت: روزہ صبر اور استقامت کی تربیت دیتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے باوجود روزہ دار اللہ کے احکامات پر عمل پیرا رہتا ہے۔

3. روحانی ارتقاء: روزہ کے دوران عبادات میں اضافہ کیا جاتا ہے، جس سے روحانی قربت حاصل ہوتی ہے۔ یہ انسان کی روحانی حالت کو مضبوط کرتا ہے۔

4. اجتماعی فائدہ: روزہ ایک معاشرتی عبادت بھی ہے جس میں تمام مسلمان ایک ساتھ اللہ کے حضور جھکتے ہیں۔ اس سے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور اتحاد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

5. ایثار اور قربانی: روزہ دار اپنا مال، وقت اور قوت اللہ کی رضا کے لئے قربان کرتا ہے۔ یہ ایثار اور قربانی کی بہترین مثال ہے۔

6. صحت کے فوائد: روزہ رکھنے سے جسمانی صحت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ جسم سے زائد مادے نکالنے اور جسمانی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دیتا ہے۔

نتیجہ:

روزہ ایک مکمل تربیتی عمل ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور جسمانی حالت کو مضبوط بناتا ہے۔ اس میں تقویٰ، صبر، روحانیت، اتحاد، ایثار اور صحت کے فوائد شامل ہیں۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر روزہ رکھے تاکہ وہ اللہ کی رضا حاصل کر سکے۔

تربیتی پہلو:

احسان: روزے کی تربیت ہمیں دوسروں کے ساتھ احسان کرنے اور ان کی مدد کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

سخاوت: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کی رضا کے لئے سخاوت اور خیرات کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

روزے کے دوران ممنوعات کی تربیت

1. کھانا، پینا اور ازدواجی تعلقات

روزے کے دوران کھانا، پینا اور ازدواجی تعلقات ممنوع ہیں۔ ان چیزوں سے پرہیز کرنا روزے کی صحت کے لئے ضروری ہے۔

"روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، سو اس نے تم پر نظر کی اور تمہاری توبہ قبول کی، پس اب ان سے مباشرت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے وہ طلب کرو، اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو، اور تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ۔"

تربیاتی پہلو:

نفس کی تربیت: روزے کے دوران ممنوعات سے پرہیز کرنا نفس کی تربیت کرتا ہے اور انسان کو خود احتسابی کی تعلیم دیتا ہے۔ صبر: روزے کے دوران ممنوعات سے پرہیز کرنا صبر کی تربیت دیتا ہے اور انسان کو مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

روزے کی فرضیت اور اس کے فوائد

روزے کی فرضیت اور اس کے فوائد قرآن کریم میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ روزے کا مقصد انسان کو اللہ کے قریب کرنا، تقویٰ پیدا کرنا، اور نفس کی تربیت کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمان ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ آیت 183

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

روزے کی فرضیت اور اس کے فوائد (تفسیر معالم العرفان کی روشنی میں):

یہ آیت روزے کی فرضیت اور اس کے فوائد کو بیان کرتی ہے۔ روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور اس کی فرضیت کا مقصد تقویٰ یعنی پرہیزگاری حاصل کرنا ہے۔ یہاں روزے کی فرضیت اور اس کے فوائد کی تفصیل دی گئی ہے:

1. تقویٰ کی تربیت:

روزہ رکھنے سے انسان میں تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اور اس کی رضا کی طلب پیدا ہوتی ہے۔ روزہ دار اللہ کے حکم پر اپنے جائز خواہشات کو ترک کرتا ہے جو کہ پرہیزگاری کی بنیاد ہے۔

2. اخلاقی تربیت: روزہ انسان کو صبر، شکر، اور قناعت کی تربیت دیتا ہے۔ بھوک اور پیاس سے انسان کو دوسروں کے مسائل کا احساس ہوتا ہے اور وہ ان کی مدد کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

3. روحانی ترقی: روزہ دار کو اللہ کے قریب ہونے کا موقع ملتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں عبادات، قرآن کی تلاوت اور نوافل میں اضافہ کیا جاتا ہے جس سے روحانیت میں ترقی ہوتی ہے۔

4. صحت کے فوائد: روزہ رکھنے سے جسم میں موجود زائد مادے خارج ہوتے ہیں اور جسمانی نظام درست ہوتا ہے۔ یہ جسمانی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔

5. اجتماعی تربیت: روزہ ایک اجتماعی عبادت ہے جس میں تمام مسلمان ایک ساتھ اللہ کے حضور جھکتے ہیں۔ اس سے معاشرتی اتحاد اور بھائی چارے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

6. ایثار اور قربانی: روزہ دار اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کرتا ہے۔ یہ ایثار اور قربانی کی بہترین مثال ہے جو انسان کو خود غرضی سے بچاتی ہے۔

7. نظام زندگی: روزہ رکھنے سے انسان کے روزمرہ کے معمولات میں نظم و ضبط آتا ہے۔ روزے کی حالت میں انسان اپنی وقت کی پابندی کرتا ہے جس سے اس کے زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی نظم و ضبط آتا ہے۔

روزہ نہ صرف ایک عبادت ہے بلکہ ایک مکمل تربیتی عمل بھی ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور جسمانی حالت کو مضبوط بناتا ہے۔ اس میں تقویٰ، صبر، روحانیت، اتحاد، ایثار اور صحت کے فوائد شامل ہیں۔ روزے کی فرضیت کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور انسان کو پرہیزگاری کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

تربیتی پہلو:

اللہ کا قرب: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کا قرب حاصل کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

تقویٰ: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کے خوف اور اس کی رضا کی طلب میں زندگی گزارنے کی تلقین کرتی ہے۔

روزے کے دوران عبادات

1. نماز

روزے کی حالت میں نماز کی پابندی اہم تربیتی پہلو ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا آیت 103:

یہ آیت نماز کی اہمیت اور اس کے وقت کی پابندی کو بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ ہم نماز کے بعد بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہیں اور اس کا ذکر ہر حالت میں کریں۔ یہ آیت مومنوں کو یاد دلاتی ہے کہ نماز ایک مقررہ وقت پر فرض ہے اور ہمیں اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ ہماری روحانی حالت کو مضبوط کرتی ہے۔

تربیتی پہلو:

نماز کی پابندی: روزے کی حالت میں نماز کی پابندی کی تربیت ہمیں اللہ کی عبادت کی اہمیت کو سمجھنے اور اس

پر عمل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

خلوص: روزے کی حالت میں نماز کی ادائیگی خلوص اور خشوع پیدا کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

2. دعا

روزے کی حالت میں دعا کرنا اور اللہ سے مدد طلب کرنا اہم تربیتی پہلو ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ⁵

روزے کی حالت میں دعا کرنا اور اللہ سے مدد طلب کرنا (تفسیر معالم العرفان کی روشنی میں):

1. قرب الہی: روزے کی حالت میں دعا کرنے سے اللہ کے قرب کا احساس ہوتا ہے۔ جب روزہ دار اپنی حاجات اللہ کے سامنے رکھتا ہے تو اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ اس کی دعا سنتا ہے اور قریب ہے۔ یہ قربت انسان کو روحانی طور پر مضبوط کرتی ہے۔
 2. توکل اور یقین: دعا کے ذریعے انسان اللہ پر توکل کرتا ہے اور اس کی مدد پر یقین رکھتا ہے۔ یہ یقین اور توکل انسان کی زندگی کو سکون اور اطمینان بخشتا ہے۔ روزے کی حالت میں یہ احساس اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔
 3. عبادات کی تکمیل: روزے کے دوران دعا کرنا عبادات کا حصہ ہے۔ یہ انسان کو اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ اس کی عبادات صرف اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔
 4. اخلاقی تربیت: دعا کے ذریعے انسان اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتا ہے اور اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے۔ یہ انسان کو عاجزی اور انکساری کی تربیت دیتا ہے۔
 5. صبر اور استقامت: دعا کرنا صبر اور استقامت کی تربیت دیتا ہے۔ جب روزہ دار اللہ سے مدد طلب کرتا ہے تو اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کرے گا اور اسے مشکلات سے نکالے گا۔
 6. رحمت اور مغفرت: روزے کی حالت میں دعا کرنے سے اللہ کی رحمت اور مغفرت کی امید ہوتی ہے۔ یہ انسان کو اپنی غلطیوں پر پشیمان ہونے اور ان سے توبہ کرنے کی تحریک دیتا ہے۔
 7. اجتماعی دعا: رمضان کے مہینے میں تراویح اور اجتماعی دعائیں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہیں۔ یہ اجتماعی دعا کا جذبہ انسان کو اجتماعی فائدے کی طرف مائل کرتا ہے۔
 8. روحانی سکون: روزے کی حالت میں دعا کرنا انسان کو روحانی سکون فراہم کرتا ہے۔ دعا کے ذریعے انسان اپنے مسائل اور مشکلات کا حل اللہ سے طلب کرتا ہے جس سے اس کی روحانی حالت مضبوط ہوتی ہے۔
- روزے کی حالت میں دعا کرنا انسان کو روحانی سکون فراہم کرتا ہے۔ دعا کے ذریعے انسان اپنے مسائل اور مشکلات کا حل اللہ سے طلب کرتا ہے جس سے اس کی روحانی حالت مضبوط ہوتی ہے۔

⁵ القرآن، سورۃ البقرۃ (2:186)

روزے کی حالت میں دعا کرنا ایک مکمل تربیتی عمل ہے جو انسان کو روحانی، اخلاقی، اور اجتماعی طور پر مضبوط کرتا ہے۔ دعا کے ذریعے انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے، اس پر توکل کرتا ہے اور اس کی مدد پر یقین رکھتا ہے۔ یہ عمل انسان کو عاجزی، صبر، استقامت اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ روزے کی حالت میں دعا کرنا اللہ کی رحمت اور مغفرت کی امید دیتا ہے اور انسان کی روحانی سکون کا ذریعہ بنتا ہے۔

تربیتی پہلو:

اللہ کی قربت: دعا کی تربیت ہمیں اللہ کی قربت حاصل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔
خلوص: دعا میں خلوص اور عاجزی پیدا کرنے کی تربیت دیتی ہے۔

3. تلاوت قرآن

روزے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا اہم تربیتی پہلو ہے۔

أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا⁶

سورۃ المزمل کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ روزے کی حالت میں قرآن کی تلاوت ایک اہم عبادت ہے جو کہ مختلف تربیتی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یہاں قرآن کی تلاوت کے تربیتی پہلوؤں پر تفصیلی بحث کی گئی ہے:

1. روحانی تربیت: قرآن کی تلاوت انسان کی روحانی حالت کو مضبوط کرتی ہے۔ روزے کی حالت میں تلاوت کرنے سے اللہ کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے اور انسان کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

2. تقویٰ کا حصول: قرآن کی تلاوت انسان کو تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اور اس کی رضا حاصل کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ تلاوت کے دوران انسان اللہ کے احکامات پر غور کرتا ہے اور انہیں اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔

3. صبر اور استقامت: روزے کی حالت میں قرآن کی تلاوت صبر اور استقامت کی تربیت دیتی ہے۔ انسان تلاوت کے ذریعے صبر و تحمل کا درس حاصل کرتا ہے اور اپنی مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے استقامت پیدا کرتا ہے۔

4. اخلاقی تربیت: قرآن کی تلاوت انسان کی اخلاقی حالت کو بہتر بناتی ہے۔ تلاوت کے دوران انسان اخلاقی اقدار اور نیکیوں پر غور کرتا ہے اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

5. ذہنی سکون: قرآن کی تلاوت انسان کو ذہنی سکون فراہم کرتی ہے۔ روزے کی حالت میں تلاوت کرنے سے انسان کو اپنے مسائل اور مشکلات کا حل اللہ کے کلام میں ملتا ہے۔

6. عبادت کی تکمیل: روزے کے دوران قرآن کی تلاوت ایک مکمل عبادت ہے۔ یہ انسان کو اللہ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی قربت میں آنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

⁶ القرآن، سورۃ المزمل، آیت 4

7. معاشرتی تربیت: قرآن کی تلاوت کے ذریعے انسان کو معاشرتی مسائل کا حل اور بہتر معاشرتی زندگی کی تعلیم ملتی ہے۔ یہ انسان کو اپنے حقوق و فرائض کی یاد دہانی کراتی ہے۔

8. علمی ترقی: قرآن کی تلاوت انسان کے علم میں اضافہ کرتی ہے۔ روزے کی حالت میں تلاوت کرنے سے انسان کو اللہ کے احکامات اور اسلامی تعلیمات کی بہتر سمجھ آتی ہے۔

9. تزکیہ نفس: قرآن کی تلاوت کے ذریعے انسان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ روزے کی حالت میں تلاوت کرنے سے انسان کی خواہشات اور نفس کی خواہشات پر قابو پانے کی تربیت ہوتی ہے۔

روزے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایک مکمل تربیتی عمل ہے جو انسان کو روحانی، اخلاقی، ذہنی، اور معاشرتی طور پر مضبوط کرتا ہے۔ تلاوت کے ذریعے انسان کو اللہ کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے، تقویٰ حاصل ہوتا ہے، صبر و استقامت کی تربیت ملتی ہے، اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، قرآن کی تلاوت انسانی علمی ترقی اور تزکیہ نفس کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

تربیتی پہلو:

فہم قرآن: تلاوت قرآن کی تربیت ہمیں قرآن کی معانی کو سمجھنے اور ان پر غور کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔
روحانی فائدے: تلاوت قرآن کی تربیت ہمیں اللہ کی کلام سے روحانی فوائد حاصل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

روزے کے فوائد

1. جسمانی صحت

روزے کی تربیت جسمانی صحت کے لئے مفید ہوتی ہے۔ روزے سے جسم کی صفائی ہوتی ہے اور نظام ہاضمہ کو آرام ملتا ہے۔

تربیتی پہلو:

صحت: روزے کی تربیت ہمیں صحت مند خوراک کے اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔
صفائی: روزے کی تربیت ہمیں جسمانی صفائی اور پاکیزگی کی تلقین کرتی ہے۔

2. روحانی صحت

روزے کی تربیت روحانی صحت کے لئے مفید ہوتی ہے۔ روزے سے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَا 56:

تفسیر معالم العرفان:

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا مقصد صرف اللہ کی عبادت اور بندگی ہے۔ یہاں کچھ تربیتی پہلو ہیں جو اس آیت سے اخذ کیے جاسکتے ہیں:

1. عقیدہ توحید کی بنیاد: یہ آیت اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ اللہ ہی ہمارا خالق اور مالک ہے اور اس کی بندگی ہمارا اولین فریضہ ہے۔ توحید کی بنیاد پر ہمارا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اور ہم اللہ کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔
 2. زندگی کا مقصد: یہ آیت ہماری زندگی کے اصل مقصد کو واضح کرتی ہے۔ یہ انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ہمارا حقیقی مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔
 3. عبادت کی اہمیت: یہ آیت ہمیں عبادت کی اہمیت کا احساس دلاتی ہے۔ عبادت کے ذریعے ہم اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور اپنی روحانی حالت کو بہتر بناتے ہیں۔
 4. دنیاوی مشاغل سے دوری: یہ آیت ہمیں دنیاوی مشاغل اور خواہشات سے دور رہنے کی نصیحت کرتی ہے اور ہمیں اللہ کی عبادت اور بندگی کی طرف مائل کرتی ہے۔
 5. روحانی ترقی: یہ آیت روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ عبادت کے ذریعے انسان اپنی روحانی حالت کو مضبوط کرتا ہے اور اللہ کے قریب ہوتا ہے۔
 6. تقویٰ کی تربیت: یہ آیت ہمیں تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اور اس کی رضا کی طلب پیدا کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ بندگی کے ذریعے ہم تقویٰ حاصل کرتے ہیں۔
- سورۃ الذاریات کی آیت 56 ہمیں زندگی کے اصل مقصد یعنی اللہ کی عبادت کی یاد دہانی کراتی ہے۔ اس آیت کے ذریعے ہمیں عقیدہ توحید کی بنیاد، عبادت کی اہمیت، دنیاوی مشاغل سے دوری، روحانی ترقی اور تقویٰ کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

تربیتی پہلو:

روحانیت: روزے کی تربیت ہمیں روحانی فوائد حاصل کرنے اور اللہ کی قربت حاصل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

عبادت: روزے کی تربیت ہمیں اللہ کی عبادت میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں صوم (روزے) سے متعلق مسائل اور ان کے تربیتی پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ روزے کا مقصد انسان کو اللہ کے قریب کرنا، تقویٰ پیدا کرنا، اور نفس کی تربیت کرنا ہے۔ نیت، سحری اور افطاری، روزے کے دوران ممنوعات، اعتکاف، قضا اور کفارہ جیسے مختلف موضوعات پر تربیتی پہلوؤں کا جامع جائزہ ہمیں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں یہ تربیتی پہلو ہمیں روزے کی اہمیت، اخلاص، صبر، خود احتسابی، نظم

وضبط، سخاوت، اور روحانی و جسمانی صحت کی تعلیم دیتے ہیں۔ روزے کی پابندی اور صحیح طریقے سے ادائیگی ہمیں زندگی کے دیگر معمولات میں بھی نظم و ضبط، اخلاص، اور عاجزی کی تعلیم دیتی ہے۔

نتائج:

قرآن اور تفسیر میں صوم صرف عبادت نہیں بلکہ ایک تربیت ہے۔
 معالم العرفان میں صوم کے اخلاقی اور روحانی پہلو پر گہری روشنی ڈالی گئی ہے۔
 معاشرتی اصلاح کے لیے بھی روزہ ایک مؤثر ذریعہ ہے۔
 صوم محض بھوک و پیاس کا نام نہیں، بلکہ ایک ہمہ جہتی تربیت ہے۔
 معالم العرفان نے تربیتی زاویے سے گہرائی میں جا کر اس پر بحث کی ہے۔
 آج کے دور میں ان پہلوؤں کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔